بیوی کے انتقال کے بعد بیوی کی خالہ یا پھوپھی سے نکاح کرنا

مجیب: مولانا محمد ابوبکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3548

تاریخ اجراء: 05 شعبان المعظم 1446ھ/04 فروری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی شخص کی بیوی فوت ہو جاتی ہے تو فوت شدہ بیوی کی خالہ یا پھوپھی سے وہ شخص شادی کر سکتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

بیوی کے فوت ہونے کے بعد بیوی کی خالہ یا پھوپھی سے نکاح کیا جاسکتا ہے، جبکہ ممانعت کی کوئی اور وجہ (مثلا رضاعت و مصاہرت وغیرہ) نہ پائی جائے، کیونکہ ایسی دو عورتیں کہ اُن میں سے جس ایک کو مرد فرض کریں، دوسری اس کے لیے حرام ہو (مثلاً دو بہنیں کہ ایک کو مرد فرض کریں تو بھائی، بہن کا رشتہ ہوا یا پھوپھی، بھتیجی کہ پھوپی کو مرد فرض کریں تو چچا، بھتیجی کا رشتہ ہوا اور بھتیجی کو مرد فرض کریں تو پھوپھی، بھتیجے کا رشتہ ہوا یا خالہ، بھانجی کہ خالہ کو مرد فرض کریں تو ماموں، بھانجی کا رشتہ ہوا اور بھانجی کو مرد فرض کریں تو بھانجے، خالہ کا رشتہ ہوا) ایسی دو عورتوں کو بیک وقت نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں جبکہ صورت مسئولہ میں بیک وقت خالہ و بھانجی یا پھوپھی و بھتیجی کو جمع نہیں کیا جارہا۔

چنانچہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دیگر کتب احادیث میں حدیث پاک ہے: واللفظ للبخاری "عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا يجمع بين المرأة وعمتها ولا بين المرأة وخالتها" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: **کوئی شخص عورت اور اس کی پھوپھی یا عورت اور اس کی خالہ کو ایک ساتھ (یعنی بیک وقت ایک نکاح میں) جمع نہ کرے**۔

(الصحیح البخاری، باب: لا تنكح المرأة على عمتها، ج 5، ص 1965، دار اليمامة، دمشق)

ملک العلماء امام ابو بکر بن مسعود بن کاسانی فرماتے ہیں: "والجمع بين المرأة وعمتها وبنتها وبين خالتها مما قد حرمه الله تعالى على لسان رسول الله - صلى الله عليه وسلم - الذي هو وحي غير متلو على أن حرمة الجمع بين الأختين معلولة بقطع الرحم، والجمع ههنا يفضي إلى قطع الرحم، فكانت حرمة

ثابتة بدلالة النص "ترجمہ: عورت کو اس کی پھوپھی کے ساتھ اور عورت کو اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کرنا ان میں سے ہے کہ جس کو اللہ تعالی نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زبان اقدس کے ذریعے حرام فرمایا، جو ایسی وحی ہے جس کی (قرآن کی طرح) تلاوت نہیں کی جاتی (حرام اس وجہ سے ہے کہ) دو بہنوں کو جمع کرنے کے حرام ہونے کی وجہ قطع رحمی ہے اور یہاں (یعنی پھوپی و بھتیجی اور خالہ وبھانجی) کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا بھی قطع رحمی کی طرف لے جاتا ہے لہذا ان کا نکاح دلالت النص کی وجہ سے حرام ہے۔(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، ج02، ص263، دار الكتب العلمية، بيروت)

بہار شریعت میں ہے "وہ دو عورتیں کہ اُن میں جس ایک کو مرد فرض کریں، دوسری اس کے لیے حرام ہو (مثلاً دو بہنیں کہ ایک کو مرد فرض کرو تو بھائی، بہن کا رشتہ ہوا یا پھوپی، بھتیجی کہ پھوپی کو مرد فرض کرو تو چچا، بھتیجی کا رشتہ ہوا اور بھتیجی کو مرد فرض کرو تو پھوپی، بھتیجے کا رشتہ ہوا یا خالہ، **بھانجی کہ خالہ کو مرد فرض کرو تو ماموں، بھانجی کا رشتہ ہوا اور بھانجی کو مرد فرض کرو تو بھانجے، خالہ کا رشتہ ہوا) ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع نہیں کر سکتا۔**" (بہار شریعت، ج02، حصہ07، ص27، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net